الحبر المحقق و البحر المدقق امام العقليات و النقليات علامة العصر بركة الدوران و تجليات رازي دوران شيخ الحديث و التفسير حضرت مولانا قطب الدين غورغوشتوي رحمه الله رحمة واسعة.

موضع غور غشتی کو علمی حلقہ میں وہ مقام حاصل ہے جیسا کہ قرون اولیٰ میں و وسطیٰ میں بصرہ و کوفہ اور سمرقند و بخارا کو حاصل تھا، یا ہمارے زمانے میں دیوبند، و سہارنپور کو یہ اسلئے کہ یہ ہستی ایسے باشہامت ہستیوں کا مولد و مدفن ہے جو بیک وقت اقطاب الارشاد اور مرکز دائرہ علم و فضل تھے، اور جن کا بار احسان تا قیامت علمی دنیا کبھی فراموش نہ کر سکے گی، ان نفوس قدسیہ میں ایک حضرت العلامہ مولانا غور غشتوی ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی کا وافر حصہ اس بقعہ نور کے گوشہ خمول میں گزار کر علم و عرفان کے ایسے دریا بہائے، کہ آج تک تشنگانِ علوم و فنون ان سے اپنی تشنہ کامی کا مداوا کرتے ہیں جن کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔

اخلائي ان شط الحبيب و داره و عز تلاقيه و فاءت منازله
وفاتكم ان تبصره بعينكم فما فاتكم منه شي فهذه شمائله

نام و نسب، قبیلہ، ولادت، آباء و اجداد، تعلیم و تعلم، درس و تدریس، اساتذہ کرام دورہ حدیث کے لئے سفر ہندوستان، تدریسی خدمات، علمی مقام اور مدرسہ فتح پوری میں مولانا سیف الرحمن کابلی کی جگہ فی البدیہ انداز میں دورہ حدیث کی درس شروع کرنا، اور طلبہ کا حضرت کو سندِ احادیث کا لقب دینا یہ تو آپ صاحبان نے تجلیات رازی دوران میں بیان فرماتے ہیں۔

۳۹ اُنتالیسویں صفحہ (تجلیات رازی دوران) کے آخر میں یہ شعر مناسب رہے گا۔

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں یہ عاشق کونسی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

موضع غور غوشتی ضلع اٹک میں حضرت صدر المدرسین مولانا عبد الحلیم نور اللہ مرقدہ کی تشریف آوری برائے حصول درس: مختلف مواضع اور درسوں میں شرکت کرنے کے بعد آپ غور غوشتی تشریف لائے، اور یہاں پر علامہ دوران حضرت مولانا قطب الدین صاحب غور غوشتوی کے حلقہ درس میں شامل ہوئے آپ کی نگاہ شفقت ہمیشہ آپ پر مرکوز رہی۔ اس لئے کہ آپ نہ صرف ایک ذی استعداد اور ذہین و فطین طالب علم تھے بلکہ علامہ صاحب قدس سرہ حضرت صدر صاحب کے نانا مولانا شاہ صاحب کے شاگرد بھی تھے، یہاں پر صدر صاحب نے اپنے مشفق اور عظیم استاذ سے سلم العلوم، ملا حسن، نور الانوار، غلام یحییٰ، قاضی مبارک، امور عامہ، اور خیالی جیسی

اہم کتابوں میں درس لیا، حضرت علامہ صاحب کو اپنے ہونہار شاگرد اور تلمیذ رشید کی ذہانت و فطانت پر از حد ناز تھا، اور بعض کتابیں باوجود قلتِ وقت کے آپ کو پڑھائیں اور سفر و حضر میں اپنے ساتھ شریک فرماتے۔

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آگئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

تلامذہ: علامہ صاحب کا حلقہ تلامذہ بہت وسیع تھا، ایک محتاط اندازے کے مطابق دس ہزار شاگردوں نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذتہ کیا۔

وصال: اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدمت دین اور تدریس علوم کے واسطے عمرِ دراز فرمائی تھی، لیکن بالآخر ۶ سفر ۱۳۷۰ھ بمطابق ۱۷ نومبر ۱۹۵۰ء کو ایک سو دس سال کی عمر میں رشد و ہدایت کا یہ قندیل اور فانوس علم و عرفان خاموش ہوگیا۔

إنا لله و انا اليه راجعون اللهم اغفره و ارحمه و لا تعذبه اللهم اكرم نزله جعل الله قبره روضة من رياض الجنة و آخرته خير من الأولىٰ.

Darulloom Astraful Madaris
Khadim-ul-Alim
Noor-ul-Haq
Haqqani
Zarobi Teh Topi Distt: Swabi

03005783062